اور تمام مذاہب کے سرکردہ لیڈروں نے اُسے کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اس کانفرنس کے مقاصد مختصراً اِس قسم کے تھے۔

نمبر۱۔ دنیا پر ظاہر کرنا کہ مختلف مذاہب کیا ہیں۔ اور وہ اپنی سچائی کس طرح پیش کرتے ہیں۔

نمبر۲۔ مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں برادرانہ اُلفت اور محبت کا جذبہ پیدا کرنا اور باہمی تبادلۂ خیالات سے برادرانہ رشتہ مضبوط کرنا۔

نمبر۳۔ برہمن۔ بدھ۔ جین۔ مسلمان۔ یہودی۔ پارسی۔ عیسائی۔ اور کانفیوسین وغیرہ مختلف مذاہب کے عالموں اور فاضلوں کے خیالات متعلقہ لٹریچر آرٹ بیوپار وغیرہ معلوم کرنا۔

نمبر۴۔ اِس بات کی تحقیق کرنا۔ کہ مختلف مذاہب نے ایک دوسرے کو کہاں تک مدد دی ہے۔

نمبر۵۔ مختلف مذاہب کا موجودہ بیان اور حالات حاضرہ کیا ہیں۔

نمبر۶۔ مختلف مذاہب کے مسلمہ لیڈروں سے موجودہ زمانہ کے حل طلب سوالات متعلقہ ٹمپرنس۔ لیبر۔ تعلیم۔ دولت۔ عزت وغیرہ کی نسبت اُن کی رائے دریافت کرنا۔

نمبر۷۔ مختلف اقوام کو ایک لڑی میں پرو کر دُنیا میں امن قائم کرنا وغیرہ وغیرہ۔

کارکنانِ کانفرنس نے دُنیا کے تمام مشہور و معروف روشن دماغ۔ مذہبی رہنماؤں سے اُسے کامیاب بنانے کی التجا کی۔ چنانچہ جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی کو بھی کونسل ممبر اور مشیر کار بننے کی دعوت دی گئی۔ اِس جگہ کچھ خط و کتابت کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ایک خط مرقومہ

۱۶ ر نومبر ۱۸۹۳ء چکاگو سے آل انڈیا جین ایسوسی ایشن بمبئی کی معرفت
شری ۱۰۰۸ شری جین آچاریہ جی نیایام بھونِدھی شری مد وجے آنند سوری جی
المعروف شری آتمارام جی مہاراج کی خدمت اقدس میں صادر ہوا۔ جس میں آپ
کے دو فوٹو اور مختصر سوانح عمری طلب کی گئی۔ نقل خط حسب ذیل ہے:-

Worlds Congress Auxiliary
Committee on Religious Congresses
Rev. John Henry Barrows, D. D.
Chicago, U. S. A., Nov. 16, 1892.
2330 Michigan Ave.

Mr. Atma Ramji,
Bombay,
India.

Please address me William Pipe 2330 Michigan Ave.,
Chicago, U. S. A.

Dear Sir,

There will be mailed to you in the course of a week an appointment as a member of the Advisory Council of the Parliament of the Religions to be held in Chicago in 1893. In the meantime the chairman instructs me to ask you if you will kindly forward to me at your earliest convenience two photographs of yourself and a short sketch of your life. These are to be used in preparing the illustrated account of representatives of the great faiths of the world. Will you therefore give this matter your earliest consideration and forward to me as soon as possible what is requested. Some other pictures and explanatory literature that would illustrate any feature of Hinduism would be much appreciated.

With fraternal greetings I am,

Faithfully and sincerely yours,
WILLIAM PIPE

مطلب:- ۱۸۹۳ء میں بمقام شہر چکاگو جملہ مذاہب کی جو کانفرنس
ہوگی۔ آپ کو اس کی کونسل کے ممبر اور مشیر کار مقرر کئے جانے کی بابت
ایک ہفتہ کے اندر لکھا جائے گا۔ اس وقت حسب فرمایش پریزیڈنٹ
صاحب آپ کی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ آپ براے مہربانی اپنے

دو فوٹو معہ مختصر سوانحعمری جلد ارسال فرماویں۔ کیونکہ اِن سے دنیا کے
مذہبی پیشواؤں کے بالتفصیل حالات تیار کئے جائیں گے۔ اِس لئے آپ اپنی
تصویر معہ سوانحعمری جلد از جلد ارسال فرماویں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی تصاویر
یا مضامین فلسفہ متعلقہ اہل ہنود ارسال فرمائینگے تو عین مہربانی ہوگی۔

اس خط کا جواب حسب فرمایش آچاریہ جی مہاراج مسٹر ویرچند راگھوجی
گاندھی سکریٹری آل اِنڈیا جین ایسوسی ایشن بمبئی نے تحریر کیا۔ جس کا حاصل
مطلب یہ تھا۔ آپ کا خط جین آچاریہ شری وجے آنند سوری جی سوامی
آتمارام مہاراج کو ملا۔ جس نیک اور اہم کام کا بیڑا آپ اصحاب نے اٹھایا
ہے اُس کے لئے منی جی مہاراج دلی خوشی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی
اتنا افسوس بھی کرتے ہیں۔ کہ بوجہ ضعیف العمری کئی ایک خاص دیگر وجوہات
کے آپ کی دعوت متعلقہ شمولیت کانفرنس منظور کرنے سے معذور ہیں۔
تاہم آپ کی تحریر بموجب منی جی مہاراج کے دو فوٹو معہ مختصر سوانحعمری اور دیگر
کتنے ہی کارآمد فوٹو آپ کی خدمت میں روانہ کئے جاتے ہیں رسید سے
مطلع فرمایئے گا۔ اِس خط کے جواب میں شہر چکاگو سے ایک خط مرقومہ
۳ر اپریل ۱۸۹۳ء صادر ہوا۔ جسکی نقل حسب ذیل ہے:۔

Chiago, U. S. A., April 3, 1893.
Muni Atma Ramji,
9 Bank Street Fort,
Residency Mills Co., Ltd.

Reverend Sir,

I am very much delighted to receive your acceptance of your appointment together with the photographs and the biography of your remarkable life. Is it not possible for you to attend the Parliament in person. It would give us great pleasure to meet you at any rate. Will you not be

able to prepare a paper which will convey to the Occidental mind a clear account of the Jain faith which you so honourably represent? It will give us great pleasure and promote the ends of Parliament if you are able to render this service.

I send you several copies of my second report. Hoping to hear from you soon and favourably, I remain, with fraternal regards,

Yours cordially,
JOHN HENRY BARROWS,
Chairman,
Committee on Religious Congress.

مطلب - میں نہایت خوش ہوں کہ آپ نے ممبری قبول کر لی ہے - آپ کا فوٹو معہ آپ کی لاثانی سوانحمری کے پہنچ گیا ہے کیا آپ اصالتاً کانفرنس میں تشریف فرما نہیں ہو سکتے - آپ کا نیاز حاصل کر کے ہم لوگوں کو نہایت خوشی ہوگی - کیا آپ ایک مضمون جس میں جین مذہب کا جس کے آپ معزز پیشوا ہیں - فصیح بیان درج ہو - جس سے کہ مغربی دُنیا جین دھرم کو صاف صاف سمجھ سکے - تحریر نہیں فرما سکیں گے ؟ آپ کے ایسے مضمون سے ہمیں نہایت خوشی ہوگی اور کانفرنس کے مقاصد کی ترقی کا باعث ہوگا - ہم اپنی دوسری رپورٹ کی چند نقلیں آپ کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امید ہے کہ آپ مہربانی کر کے جلد حوصلہ افزا جواب دینگے -

اس خط کا جواب حسب فرمایش سوری جی مہاراج شاہ مگن لال دلپت رام جی نے تحریر کیا - جسکا مطلب یہ تھا کہ خط پہنچا - آپ کی زبردست خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے آچاریہ جی نے باوجود کئی مصروفیتوں کے ایک مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ - اس خط کے جواب میں ایک خط مرقومہ ۱۲ جون ۱۸۹۳ء معرفت شاہ مگن لال دلپت رام صادر ہوا جس کی نقل حسب ذیل ہے :-

Chicago, U. S. A.,
12th June 1893.

My Dear Sir,

I am desired by the Rev. Dr. Barrows to make an immediate acknowldgment of your favour of May 13. It is eminently to be desired that there should be present at the Parliament of Religions a learned representative of the Jain community.

We are indeed sorry that there is no prospect of having Muni Atma Ramji with us and trust the community over which he presides will depute some one to represent. It is, I trust, needless for me to say that your delegate will be received by us in Chicago with every distinction and during his stay here will receive of our hospitality in as great a measure as we are able to record it. If you, therefore, decide to send a representative, will you kindly cable the fact to me? The paper which the learned Muniji is preparing will indeed be very welcome and will be given a place in the programme in keeping with the high rank of the author. Although we here in Chicago are a long distance from you, the name of Muni Atma Ramji is frequently alluded to in religious discussions. For the purpose of illustrating the volumes which are to record the proceedings of Parliament of Religions, I am in want of a few pictures to illustrate the rites and ceremonies of the Jain faith. May I ask you to procure these for me (at any expense) and send at your earliest convenience.

I am, Very Truly yours,
William Pipe,
Private Secretary.

مطلب ۔ حسب خواہش ریونڈ ڈاکٹر بیروز صاحب بہادر میں آپ
کے خط مورخہ ۱۳ مئی کی رسید لکھتا ہوں ۔ اس مذہبی کانفرنس میں جینیوں کیطرف
سے ایک فاضل قایم مقام کا ہونا نہایت ضروری ہے ۔ ہمیں افسوس ہے
کہ اس کانفرنس میں منی شری آتمارام جی کی تشریف آوری کی کوئی بھی

امید نہیں ہے۔ پھر بھی ہم یقین کرتے ہیں کہ جس سوسائٹی کے آپ شری جی لیڈر ہیں۔ وہ ضرور کسی نہ کسی فاضل شخص کو روانہ کرے گی۔ اور یہ کہنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ ہم جہاں چکاگو میں آپ کے قایم مقام کی بخوبی تعظیم اور مہمان نوازی کریں گے۔ اگر آپ کسی قایم مقام کے روانہ کرنے کا فیصلہ کرلیویں۔ تو ہمکو بذریعہ تار مطلع فرماویں۔ جو مضمون کمنی جی مہاراج لکھ رہی ہیں۔ وہ ہمکو نہایت محظوظ کریگا اور اُسسے پروگرام میں ایسا ہی بلند درجہ حاصل ہوگا۔ جیسا کہ اُس کے فاضل مصنّف کی شان اُنکے شایاں ہے۔ اگرچہ ہم جہاں چکاگو نہایت دُور دراز ملک میں ہیں تاہم ہمنی شری آتمارام جی کا ذکر مذہبی مباحثوں میں اکثر اوقات ہوتا ہے اِس مذہبی کانفرنس کی کارروائی کی جو کتابیں تیار ہونگی اُن کے لئے چند تصاویر کی ضرورت ہے۔ جس سے جین مذہب کے رسم ورواج معلوم ہوسکیں۔ اِسلئے گذارش ہے کہ آپ اُن کو جلد روانہ فرما دیں گے۔

آپکا خیر اندیش - ولیم پائپ - پرائیویٹ سکرٹری

مندرجہ بالا خط شری آچاریہ جی نے دی جین ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی کو بھیجدیا۔ اور ساتھ ہی ایک طویل خط لکھا۔ جس میں اپنی ذاتی رائے مفصل طور سے تحریر کی۔ آپ نے مسٹر ویرچند راگھوجی گاندھی آنریری سکرٹری سوسائٹی ہذا کا نام بطور قایم مقام تجویز کیا۔ کیونکہ صاحب موصوف کی علمی لیاقت جین دھرم سے واقفیت اور سماج سیوا کی جذبہ سے آپ بخوبی واقف تھے مسٹر ویرچند بطور سکرٹری ایسوسی ایشن جین سماج کی خدمات نہایت حسن لیاقت سے سرانجام دے رہے تھے۔ اور پیشتر ازیں پالی تانہ ظلم کیس مکسی کیس اور شری سمید شکھر جی کے متبرک تیرتھ پر چربی کے کارخانہ کے مقدمہ کی اپیل میں اپنی قابلیت اور دلی شوق کا اظہار کرچکے تھے۔ آپ نے دُنیا کی مذہبی کانفرنس میں ایک جین قایم مقام کی اہمیت کو اچھی طرح جتلا دیا۔ ایک تو عالمگیر

مذہبی کانفرنس میں حصّہ لینے سے جین دھرم کا نام روشن ہوگا۔ دوسرے مغربی
دنیا میں بیتراگ بھگوان کے پاک اور پوتر شن کی اشاعت ہوگی جس سے بنی نوع
انسان تک سچّی روشنی اور اہنسا دھرم کی عظمت ظاہر ہوگی۔ مزید برآں وہ غلط
فہمیاں جو جین مذہب کی قدامت عقائد اور اصولوں کے بارے میں عوام الناس
میں پھیلی ہوئی تھیں۔ دور ہو جائیں گی۔ جین مذہب کی ترقی کے لئے ایک
نیا راستہ نکل آئے گا۔ جس سے سماج کی نحیف رگوں میں جوش سے حرکت
پیدا ہوگی۔ آپ کی اس نیک رائے کو ایسوسی ایشن نے نہایت پسند کیا اور مسٹر
ویرچند راگھوجی کو قایم مقام بنانے کی تجویز کی تائید کی۔ کیونکہ اُن سے موزوں
شخص اور کوئی نہ تھا۔ ایسوسی ایشن کا خاص جنرل اجلاس بُلایا گیا اور اُس
میں تجویز بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔ لیکن بمبئی اور بیرو نجات کے دقیانوسی
پرانے خیالات رکھنے والے چند سیٹھوں نے اِس بنا پر مخالفت کی کہ ولایتوں
میں جا کر دھرم بگڑ جاتا ہے۔ اور سمندر یاترا دھرم کے خلاف ہے۔ ایک خط
میں آچاریہ جی مہاراج نے اس بات کو مدلّل اور مفصل ثابت کیا کہ سمندر یاترا
ہرگز جین دھرم کے خلاف نہیں ہے۔ پراچین اتیہاسک مثالوں سے یہ
بات ظاہر ہے کہ جین شراوک نہ صرف اشاعت دھرم کے لئے بلکہ تجارت
کے لئے بھی دُور دراز ملکوں میں جہازوں پر جایا کرتے تھے۔ مسٹر ویرچند پر شری
آچاریہ جی مہاراج کا مکمّل اعتبار تھا۔ کہ وہ ہرگز دھرم کے خلاف کوئی بات
اختیار نہ کریگا۔ بلکہ اپنی زبردست شخصیت کا مشکل ترین الجھنوں پر ثبوت دیگا۔
ہندوستان بھر کے جینیوں کو شری آچاریہ جی کے قول پر پُورا پُورا یقین تھا۔ وہ
جانتے تھے۔ کہ آتمارام جی جنہیں جین شاستروں پر عبور حاصل ہے۔ کوئی
کارروائی دھرم کے خلاف نہ کریں گے۔ نیز اِس وقت جین دھرم میں اُنکے

مانند دوسرا کوئی عالم نہ تھا۔ آپ کے رسوخ کی بدولت باوجود مخالفت کے اس تجویز کو بڑی کمیٹی نے اتفاق رائے منظور کر لیا۔ مسٹر ویرچند گورو مہاراج کے سچے بھگت تھے۔ انھیں ہرگز انکار نہ ہو سکتا تھا۔ اس نیک کام کے لئے آپ کا اشارہ ہی کافی تھا۔ باوجود ذاتی تکالیف اور رکاوٹوں کے اتنا دور دراز کا سفر اختیار کرنا۔ مسٹر ویرچند جی نے اپنا فرض خیال کر کے بخوشی منظور کر لیا۔ اگرچہ ویرچند جی نہایت ذہین ہوشیار اور مستقل مزاج سے مشکل کام تندہی سے کرنے والے تھے۔ پھر بھی انھیں جین شاستروں سے مکمل واقفیت نہ تھی۔ ایک عالمگیر کانفرنس میں جہاں دنیا بھر کے فاضل ترین مذہبی پیشوا حاضر ہوں۔ جین دھرم جیسے ممتاز مذہب کے قایم مقام کا ہر ایک قسم کی واقفیت سے اچھی طرح بہرہ اندوز ہونا نہایت ضروری تھا۔ بدیں وجہ مسٹر ویرچند جی نے امریکہ روانہ ہونے سے پیشتر چند ماہ آپ کے چرن کنولوں میں بیٹھ کر مختلف مسائل پر واقفیت حاصل کرنا نہایت ضروری خیال کیا۔ اور اس غرض سے آپ کی سیوا میں امرتسر چلے آئے۔ ویرچند جی کچھ عرصہ گیان ساگر میں غوطہ زن رہے۔ اپنی علمی لیاقت اور سنسکرت بھاشا میں کمال ہونے کی بدولت جلدی جین فلاسفی سے اچھے خاصے واقف ہو گئے۔ جو شکوک آپ کے دل میں پیدا ہوتے تھے وہ فوراً گورو مہاراج سے رفع کرا لیتے تھے اس دوران میں آپ نے حسب خواہش پریزیڈنٹ چکاگو کانفرنس ایک کتاب جین دھرم کے متعلق سوال و جواب کی شکل میں برائے رفاہ ہر خاص و عام تیار کی جس کا نام چکاگو پرشنوتر رکھا اس کتاب میں آپ نے بڑی قابلیت سے دقیق فلسفانہ مضامین پر بحث کر کے جین دھرم سے ناواقف لوگوں کو جین دھرم کے سروپ سے بہرہ اندوز کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ اس کتاب میں نہایت سادہ۔ صاف

اور عالمانہ پیرائے میں کئی ایک قسم کے سوالوں کا ذکر ہے۔ مثلاً ایشور کیا چیز ہے۔ ایشور کیسا ماننا چاہیئے۔ مختلف مذاہب کے لوگ ایشور کو کیا مانتے ہیں۔ ایشور جگت کرتا ہے یا نہیں۔ کرم کیا شے ہے۔ اس کی اقسام کرم کا بندھ کیسے ہوتا ہے۔ اِس کا پھل کیسے ملتا ہے۔ جیو سے کرم کا کیا تعلق ہے۔ جیو ایک گتی سے دوسری گتی میں کیسے جاتا ہے۔ یہ کرم خود کرتا ہے یا کوئی اور اس سے کراتا ہے اِس کا پھل جیو خود پاتا ہے۔ یا کوئی دوسری طاقت دلاتی ہے۔ مختلف مذاہب کن باتوں میں باہم ملتے ہیں۔ آتما میں پرماتما ہونے کی طاقت ہے یا نہیں۔ جیو موکش سے واپس نہیں آتے۔ ہمیشہ جیو موکش میں جاتے رہیں گے۔ پھر بھی جیووں کی کمی نہ ہوگی۔ دوسرے جنموں کا ثبوت۔ جیو کی سِدھی۔ ایشور کی بھگتی کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ بھگتی کیسے کرنی چاہیئے۔ مورتی کیسی اور کیوں ماننی چاہیئے۔ جیو اور پرماتما کا کیا تعلق دیگر مذاہب مانتے ہیں۔ سادھو کا کیا دھرم ہے اور گرہستھی کا کیا دھرم ہے۔ دھار اور سنسارک زندگی کیسے بسر کرنی چاہیئے۔ مختلف قسم کے دھرم شاستر دیکھنے کی ضرورت اور فائدے۔ ایشور اوتار دھارن کرتا ہے یا نہیں اوتار دھارن کرنے سے ایشور میں کیا نقص عاید ہو جاتے ہیں۔ ایشور میں نقص کیا ہیں یا نہیں۔ اُس کی پہچان۔ دھرم سے گرے ہوئے کیسے پاک ہو سکتے ہیں۔ جیو کا خوف کیسے دور ہو سکتا ہے۔ دھرم کے انگ اور لکشن کیا ہیں۔ گیان کے اقسام وغیرہ نہایت دلچسپ۔ سوال و جواب اس کتاب میں درج ہیں۔

بوقت روانگی مسٹر ویرچند جی کو گورو مہاراج نے چکاگو کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے چکاگو پرشنوتر نامی کتاب[1] دی۔ ویرچند جی نے گورو مہاراج سے

[1] یہ کتاب چکاگو پرشنوتر لالہ جسونت رائے جینی کٹرہ مشروع دہلی سے ایک روپیہ میں ملتی ہے۔

واس کشیپ اور اشیرباد حاصل کی اور چندہی روز میں اہالیان بمبئی کے پُرجوش
نعروں کے درمیان امریکہ روانہ ہوگئے۔ ماہ ستمبر ۱۸۹۳ء میں شکاگو کا نفرنس کا
اجلاس شروع ہوا اور سترہ روز تک ہوتا رہا۔ پہلے روز ہر ایک نمائندہ نے اپنے
آپکو مختصر الفاظ میں حاضرین جلسہ سے انٹروڈیوس کرایا۔ مسٹر ویرچند جی نے اس رسم کو ادا کرتے ہوئے کہا۔

I represent Jainism, a faith older than Budhism, similar to it in its ethics, but different from it in its psychology, and professed by a million and a half of India's most peaceful and law abiding citizens.

I will, at present, only offer on behalf of my community and their high priest, Muni Atma Ramji, whom I especially represent here, our sincere thanks for the kind welcome you have given us. This spectacle of the learned leaders of thought and religion meeting together on a common platform and throwing light on religious problems, has been the dream of Atma Ramji's life. He has commissioned me to say to you that he offers his most cordial congratulations on his own behalf and on behalf of the Jain community for your having achieved the consummation of the grand idea of convening a parliament of religions.

مطلب۔ میں جین دھرم کا نمائندہ ہوں۔ یہ مذہب بدھ دھرم سے
قدیم۔ اخلاقی اصولوں میں اُس سے ملتا جلتا مگر سائیکالوجی میں مختلف ہے۔ اس
زمانہ میں اس مذہب کے پیرو ہندوستان کے پندرہ لاکھ نہایت ہی امن پسند
اور فرمانبردار شہری ہیں۔ میں اس وقت اپنی سماج کی طرف سے اور اس
کے مہان گورو جین آچاریہ شری منی آتمارام جی کی طرف سے آپ لوگوں کے

پرتپاک خیر مقدم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں - مذہب اور فلسفہ کے عالم رہنماؤں
کا ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر مذہبی مسئلوں پر روشنی ڈالنے کا یہ نظارہ سوامی
آتمارام جی کی زندگی کا ایک خواب تھا - شری جی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں خاص
اُن کی طرف سے اور کُل جین سماج کی طرف سے مذاہب کی پارلیمنٹ منعقد
کرنے کے بلند خیال کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کی کامیابی پر آپکو مبارکباد دوں -

اِس اجلاس میں ہر ایک مُلک کے بڑے مذہب کے پیشوایان اُن کے
نمایندوں نے اپنے اپنے دھرم کی فلاسفی اور اخلاق کو واضح کرنے والی زبردست
تقاریر کیں - مسٹر ویرچند جی نے چکاگو کانفرنس میں بحیثیت قایم مقام جین دھرم
ایک بڑا ہی عالمانہ لیکچر دیا - جس میں دھرم کے فلسفہ اور اخلاق وغیرہ کو اِس
خوبی سے آشکار کیا کہ حاضرین نے چاروں طرف سے خوشی کی تالیاں بجائیں
اور عش عش کر اُٹھے - ایک نہایت ہی مشہور امریکن اخبار نے اِن الفاظ میں مسٹر
ویرچند جی کی تقریر پر ریمارک کیا ہے :-

A number of distinguished Hindu scholars, philospphers and religious teachers attended and addressed the Parliament, some of them taking rank with the highest of any race for learning, eloquence and piety. But it is safe to say that no one of the oriental scholars was listened to with greater interest than the young layman of the Jain community as he declared the ethics and philosophy of his people.

مطلب - مشہور و معروف ہندو عالموں - فلاسفروں اور مذہبی پیشواؤں

کی ایک تعداد پارلیمنٹ میں حاضر تھی اور اُنھوں نے تقریریں کیں۔ اُن میں سے چند فصاحت اور پارسائی میں دیگر اقوام کے ممتاز ترین عالموں (کے ہم پلہ تھے) کی صف میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ مشرقی عالموں میں سے جس دلچسپی کے ساتھ جین نوجوان شراوک کی تقریر جو جین اخلاق اور فلسفہ کے متعلق تھی سُنی گئی اور کسی کی نہیں سُنی گئی۔

کانفرنس کے چودھویں روز جارج ایف پینٹ کوسٹ وی ڈی لنڈن نے اپنے مضمون کے دوران میں براہمن اِزم پران الفاظ میں ایک فحش حملہ کیا۔

Among the followers of Brahmanism, there were thousands of temples in which there were hundreds of priestesses who were known as immoral and profligate. "They were prostitutes because they were priestesses and priestesses because they were prostitutes."

مطلب - برہمن مت کے ہزاروں مندروں میں سینکڑوں عورتیں پجاری تھیں - جو بداخلاق اور عیاش سمجھی جاتی تھیں۔ وہ رنڈیاں ہونے کی وجہ سے پجاری بنائی گئیں اور محض اس لئے رنڈی کا کام کرتی تھیں۔ کیونکہ وہ پجاری تھیں۔

مسٹر ویرچند جی ایسے حملے کو سُنکر کب خاموش رہ سکتے تھے

چنانچہ پندرھویں روز بعد دوپہر جین دھرم کے فلسفہ کے متعلق اپنا مضمون شروع کرنے سے پیشتر آپ نے جارج صاحب کے فحش حملے کا جواب دیتے ہوئے کہا:-

"I am glad that no one has dared to attack the religion I represent. It is well they should not. But every attack has been directed to the abuses existing in our society. And I repeat now, what I repeat every day, that these abuses are not from religion, but inspite of religion, as in every other country. Some men in their ambition think that they are Pauls, and what they think they believe, and where should these Pauls go to vent their platitudes but India? Yes, Sir, they go to India to convert the heathen in a mass, but when they find their dream melting away, do they return back to pass a whole life in abusing the Hindus. Abuses are not arguments against any religion, nor self-adulation the proof of the truth of one's own. For such I have the greatest pity. There are a few Hindu temples in Southern India where women singers are employed to sing on certain occasions. Some of them are of dubious character and the Hindu society feels it and is trying its best to remove the evil. These women are never allowed to enter the main body of the temple and for their being priestesses, their is not one woman priest from the Himalayas to Cape Comorin.

If the present abuses in India have been produced by the Hindu religion, the same religion had the strength of producing a society which made the Greece Historian say "No Hindu was ever known to tell an untruth, no Hindu woman ever known to be unchaste. And even in the present day where is the chaster woman or wilder man than in India.[24]

مطلب - میں خوش ہوں کہ کسی نے میرے مذہب پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کی - ایسا نہ کرنا مناسب ہے - ہر ایک حملہ سماجک برائی کے خلاف کیا گیا ہے جو بات میں ہر روز دوہراتا ہوں اُسے پھر کہتا ہوں کہ یہ برائیاں دھرم کی وجہ سے نہیں بلکہ دھرم کے نام پر ہوتی ہیں جیسا کہ ہر ایک ملک میں ہے - کچھ آدمی اپنے آپ کو حضرت پال سمجھتے ہوئے ہندوستان کے متعلق یاوہ گوئی سے کام لیتے ہیں - لیکن اُن مصنوعی پالوں کے لئے کہیں بھی جگہ نہیں ہے وہ ہندوستان میں کافروں کا کثیر تعداد میں مذہب تبدیل کرنے کی غرض سے جاتے ہیں - جب اُن کے خواب باطل ثابت ہوتے ہیں - تب وہ عمر بھر ہندوؤں کی برائی کرنے میں گذار دیتے ہیں - کسی مذہب کی برائی کرنا اُس کے برخلاف کوئی ثبوت نہیں ہے - اور نہ ہی خودستائش اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے - لیکن ایسے آدمیوں کی حالت قابلِ رحم ہے جنوبی ہندوستان میں کچھ ہندو مندر ایسے ہیں - جن میں خاص موقعوں پر گانے والی عورتیں رکھی جاتی ہیں - اُن میں سے چند ایک مشکوک چلن کی بھی ہوتی ہیں - ہندوؤں کو اِس بات کا احساس ہے اور وہ اِس برائی کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں - ایسی عورتوں کو خاص مندر میں داخل ہونے نہیں دیا جاتا - اُن کے پجاری ہونے کی نسبت یہ کہنا کافی ہے کہ ہمالیہ سے لیکر کیپ کمورین تک ایک بھی عورت پجاری کا کام نہیں کرتی -

اگر موجودہ بُرائیاں ہندوستان میں ہندو دھرم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ وہ ہی ایسی قوم پیدا کرنے کی طاقت رکھتا تھا - جسکے

متعلق یونانی مورخوں نے کہا ہے۔ کوئی ہندو جھوٹ بولتا نہیں سُنا گیا۔ اور نہ ہی کوئی ہندو عورت خراب چلن کی ہے آج کل بھی ہندوستان سے زیادہ پاک طینت عورت اور نرم دل آدمی کہاں ہے۔

امریکہ میں دو برس تک رہ کر مسٹر ویرچند راگھوجی گاندھی نے مختلف مقامات پر مثلاً بوسٹن۔ واشنگٹن۔ نیویارک۔ روچسٹر۔ کلیولینڈ وغیرہ وغیرہ شہروں میں گھوم کر ۵۳۵ لیکچر دیئے۔ کسی کسی لیکچر میں دس دس ہزار سے زائد حاضری ہو جاتی تھی۔ مختلف مقاموں پر جین دھرم کی تعلیم کے واسطے مدرسے جاری ہوئے۔ شکاگو اور کیاڈیگا کی سماج کیطرف سے ان کی خدمت میں تحفے پیش کئے گئے۔ واشنگٹن میں گاندھی فلاسفیکل سوسائٹی قایم ہوئی۔ جس کے ممبران میں وہاں کے پوسٹ ماسٹر جنرل جوسف اسٹوارٹ وغیرہ شامل تھے۔ اُن کے دھرم اپدیشوں سے متاثر ہو کر ہزاروں آدمیوں نے گوشت خوری ترک کر دی۔

کتنے ہی آدمیوں نے برہمچریہ برت قبول کیا اور نوکار منتر کا دھیان کرنے لگے۔ اِسی طرح امریکہ میں جین دھرم کی اشاعت کر کے وہ انگلینڈ تشریف لے گئے وہاں ۱۸۹۵ء میں سوتھل حسین اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے زیر سایہ انھوں نے لندن میں لارڈ ماریے کی میر مجلسی میں لیکچر دیتے اور سوسائٹی کے ممبر مقرر ہوئے فرانس اور جرمنی میں جین دھرم کے متعلق لیکچر دیتے ہوئے ماہ جولائی ۱۸۹۶ء میں واپس بمبئی تشریف لائے۔ جہاں پر ایک معزز عالم کی طرح آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ واپسی پر وہ سیدھے شری آچاریہ جی مہاراج کی قدمبوسی کرنے کے لئے اور انھیں امریکہ کے مفصل حالات اور کانفرنس کی کارروائی عرض

شری ویرچند راگھو جی گاندھی امریکہ میں ایک لڑکی کو جین فلاسفی پڑھا رہے ہیں۔ (سنت ۱۸۹۳)

SAHITYA PRESS MEERUT.

کرنے کیلئے انبالہ تشریف لائے۔ شری آچاریہ جی نے ویر چند جی کو اُن کی شاندار خدمات کے لئے شاباش دی اور آئندہ کو ایسے نیک اور پوتر کاموں کے لئے کمربستہ رہنے کا اُپدیش دیا۔ مسٹر ویر چند جی نے بتایا۔ کہ مغربی لوگ کس طرح سچائی کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں وہ ہمارے مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے بیقرار ہیں لیکن اُنھیں سہولتیں بہم نہیں پہنچائی جاتیں۔ جین دھرم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں محض ناواقفیت کی وجہ سے ہیں۔ اور وہ جب پبلک لکچروں میں دور کردی جاتی ہیں تو لوگ اہنسا دھرم کے سامنے سر خم کردیتے ہیں اور جین دھرم کے دلدادہ بنجاتے ہیں۔

شری آچاریہ جی مہاراج کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد آپ کچھ دن گجرانوالہ میں دوستوں کے درمیان واپس بمبئی چلے گئے۔ جہاں اُن کو مختلف سوسائیٹیوں کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ اور جسٹس راناڈے جیسے مشہور عالم اور محب وطن نے اُن کی خدمات کی تعریف کی۔ شکاگو کانفرنس کی بدولت جین آچاریہ شری وجے انند سوری جی کو ویر چند راگھو جی کے ذریعہ امریکہ اور یورپ میں جین دھرم کا ڈنکا بجانے کا موقعہ ملگیا اور مغربی عالموں کی توجہ جین فلسفہ کی جانب مائل ہوگئی۔

جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی مہاراج بطور مصنف

جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی کی تصانیف جتنی وسیع
عالمانہ اور فلسفانہ ہیں - اُتنی ہی سیدھی سادی صاف - شیریں اور
دلکش بھی ہیں - ایک معمولی تعلیم یافتہ انسان سے لیکر ایک بڑے سے
بڑے فلاسفر عالم اور فاضل کے لئے آپ شری جی کی تصانیف مفید
مطلب ہیں - آپ سنسکرت اور پراکرت بھاشاؤں کے مشہور عالم تھے
لیکن آپ کی چھوٹی بڑی تصانیف سب ہندی بھاشا میں ہیں کتابوں
کے مرتب کرنے میں آپ نے صدق دلی سے بھگوان مہاویر سوامی کی
پیروی کی ہے - آپ کی تصانیف میں نئی ہندی کی نسبت پرانی ہندی کا
اثر بہت زیادہ دکھلائی دیتا ہے - کئی ایک الفاظ ایسے ہیں جو خاص
جین شاستروں میں ہی مستعمل ہیں اور ایک طرح سے اصلاحی الفاظ ہیں -
جنہیں جین مت والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں بعض لوگ جو اس قسم کے الفاظ
کو نہیں سمجھ سکتے - وہ آپ کی عبارت آرائی کو نقص دار خیال کرتے ہیں -
لیکن اکثر جینی جو ان کتابوں کا ہمیشہ مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور جین دھرم
کے متعلق اپنی واقفیت کی بنیاد ان پر رکھتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں
کہ یہ عبارت آرائی ایک نقص ہونے کی بجائے پر از دلچسپی اور معلومات
ہے آپ نے عالمانہ بھاشا جسے بہت کم آدمی سمجھتے ہیں - اختیار کرنے
کی بجائے ہوتی ہندوستانی بھاشا کو ترجیح دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے -
کہ پنجابی - مارواڑی اور گجراتی جین یکساں طور سے اِن کتابوں کا مطالعہ

کر سکتے ہیں جین (Terminology) سے ناواقف آدمیوں کے لئے آپ نے اکثر جین کے الفاظ کو تشریحاً واضح کر دیا ہے۔

ماڈرن جین لٹریچر میں آپ کا ہاتھ نمایاں ہے۔ آپ سب سے بیشتر کے لکھنے والے ہیں۔ جین سادھوؤں کا کام گرہستھیوں کو دھرم اُپدیش سُنانا ہے وہ روزمرہ شاستروں اور سوتروں کی مدد سے ویاکھیان دیتے ہیں کئی ایک وِدوان سادھو روزانہ مشق سے ویاکھیان دینے کا اچھا ملکہ پیدا کر لیتے ہیں زمانۂ حال میں آپ سے پہلے کسی جین وِدوان نے تحریر کے لئے بہت کم قلم اٹھائے تھے۔ جین آچاریہ شری وجے آنند سُوری جی نے اس کمی کو محسوس کیا۔ اور اِسے پورا کرنے کا ارادہ کر لیا آپ کی تقریر نہایت زبردست اور مؤثر تھی۔ آپ کی آواز میں وہ فصاحت لطافت اور شیرینی بھری ہوئی تھی کہ سامعین کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ فلسفانہ اُپدیشوں میں شاستر اور لوکک مثالیں زمانۂ قدیم اور موجودہ زندگی سے اس خوبی سے بیان کرتے تھے کہ سامعین صدائے تحسین بلند کرتے تھے دکشا لینے کے صرف تھوڑے عرصہ بعد جب کہ آپ کی علمی لیاقت بھی بہت زیادہ نہ تھی آپ لوگوں کو ویاکھیان سنانے لگ گئے اگر آپ کو پیدائشی دھرم اُپدیشک کہا جائے تو بجا ہے آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ جینیوں کے علاوہ دیگر لوگ بھی بھگوان مہاویر سوامی جی کی پوتر بانی سے مستفید ہو سکیں اِس خیال سے کہ تقریر تھوڑے عرصے کے لئے لوگوں کے محدود دائرے کو فائدہ پہنچاتی ہے اور تحریر کتابوں کی شکل میں بیشمار مرد و زن کو زمانۂ حال اور مستقبل دونوں میں از حد فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ آپ اِس جانب راغب ہوئے اور تحریر کے لئے قلم اُٹھایا

آپ کی تصانیف کی نسبت چند لوگوں کی رائے ہے کہ یہ اتنی زبردست
اور دلکش نہیں جتنی کہ آپ کی تقریر تھی اس کی وجہ یہ معلوم دیتی ہے کہ آپ
نے زیادہ تر فلسفہ پر تحریر کیا ہے جو کہ ایک خشک مضمون ہے اور مشکل سے
سمجھ میں آتا ہے۔ پھر بھی آپ نے دقیق سے دقیق مسئلوں کا حل نہایت
کامیابی سے کیا ہے اس میں ذرا شک نہیں کہ جین تتوادرش۔ اگیان
تمر بھاسکر۔ تتو نرنے پرساد۔ چکاگو پرشن اُتر وغیرہ کتابیں بے بہا علمی
خزانے ہیں اور آپ کی قابلیت اور علمیت کا ثبوت ہیں۔ اب تک
موجودہ زمانہ میں جین سادھوؤں یا گرہستھیوں میں آپ کا ہمپلّہ
کوئی دوسرا مصنّف نہیں ہوا ہے آپ کی تصانیف آپ کی طرف سے
جین سماج کو ایک بے بہا عطیہ ہے اور ماڈرن جین لٹریچر میں آپ کو
بہت بلند مرتبہ حاصل ہے۔

آپ نے اوّل ہی اوّل نو تتو یعنی جین فلاسفی پر ایک کتاب تصنیف
کی۔ یہ کتاب بنولی کے چترماس میں جو بکرم سمت ۱۹۲۴ میں ہوا وہاں
لکھی تھی اس میں نہایت قابلیت کے ساتھ جین فلاسفی میں مانے ہوئے
نو تتو یعنی جیو۔ اجیو۔ پُن۔ پاپ۔ آشرو۔ سنبر۔ نرجرا۔ بندھ اور موکش
پر جین شاستروں اور گرنتھوں کے مطابق عام فہم طریقہ پر مفصل اور مدلل
بحث کی ہے آپ کی شہرت آپ کی دوسری تصنیف جین تتوادرش سے
جو بکرم سمت ۱۹۳۰ میں تحریر کی گئی۔ بہت زیادہ ہو گئی۔ کتاب کیا
ہے ایک چھ سو صفحات سے زاید ضخامت کا ایک گرنتھ ہے۔ آپ کا نام
عالموں کی فہرست میں شامل کرنے کے لئے یہ اکیلا ہی کافی ہے یہ کتاب
بارہ حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصّہ میں سچّے دیو کا مفصل بیان ہے۔ دوسرے